الفقہ فی السند (فقہاے سندھ اور ان کی فقہی خدمات)، مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی۔ ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ، صفحات: ۳۱۴۔ قیمت: درج نہیں۔

محمد بن قاسمؒ کے ہاتھوں سندھ کی فتح کے بعد، اسلامی دور میں سندھ میں اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت کے کام کا بھرپور آغاز ہوا۔ عرب علما کی آمد کے علاوہ مقامی اہل علم نے بھی اس علمی تحریک میں حصہ لیا اور دینی علوم اور عربی زبان میں مہارت بہم پہنچائی۔ علماے سندھ کے تذکرے ہمارے کلاسیکل عربی ذخیرے میں جا بجا بکھرے ہیں۔ عہد قریب اور بعید کے سیر و سوانح کے تذکرے کی کتابوں میں انھیں یک جا کرنے کی کاوشیں بھی کی گئیں۔ قدیم تذکروں میں میر معصوم شاہ بکھری کی تاریخ معصومی، میر علی شیر قانع کی تحفۃ الکرام، معیار سالکان: طریقت اور مقالات الشعراء، اور زمانہ قریب میں مولانا عبدالحی حسنی کی نزھۃ الخواطر، مولانا دین محمد وفائی کی تذکرہ مشاہیر سندھ (تین جلدیں، سندھی) اور مولانا قاضی اطہر مبارک پوری کی رجال السند والھند الی القرن السابع نمایاں ہیں۔ سندھ میں فقہی ادب کے ارتقا پر سندھ یونی ورسٹی کے استاد ڈاکٹر قاضی یار محمد (م: ۱۹۸۶ء) نے سندھ یونی ورسٹی میں ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹریٹ کی سطح کا مقالہ بھی پیش کیا تھا جو سندھی لینگویج اتھارٹی حیدرآباد سے ۱۹۹۲ء میں شائع ہوا۔

زیرنظر تذکرہ الفقہ فی السند بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے، جس میں مؤلف نے خطۂ سندھ، اس کے شہروں اور حکمران خاندانوں کے اجمالی تعارف اور پھر علم فقہ کے تعارف کے بعد منتخب فقہاے سندھ اور ان کی فقہی تالیفات کا تذکرہ کیا ہے۔ عصرحاضر میں تالیف کی گئی متعدد کتب اور ان کے مؤلفین کو بھی شامل کیا گیا ہے، مگر کئی کتابوں کے متعلق معلومات بہت مختصر اور مبہم ہیں۔ اس موضوع پر تالیف سے قاری کو یہ امید ہوتی ہے کہ سندھ کے قدیم علما نے جو تالیفی خدمات انجام دی ہیں، ان کا تفصیلی تعارف اور جائزہ پیش کیا جائے، مگر یہاں دورِ جدید کے علما کی تالیفات زیادہ نمایاں ہیں۔ نیز علمِ فقہ کے تعارف میں بھی ایک حد تک تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔ علامہ جعفر بوبکانی کی المتانۃ فی مرمۃ الخزانۃ کا نوصفحات (ص ۱۲۲ تا ۱۳۰) پر پھیلا ہوا تعارف پورے کا پورا محمد اسحاق بھٹی کی برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ سے حرف بہ حرف لیا گیا ہے مگر کہیں بھی اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ مؤلف اس سرقے کا کیا جواز پیش کریں گے؟ مجموعی طور پر کتاب سے